Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۷ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ - ۲۱ شہادت ۱۳۵۲ ہش - ۲۱ اپریل ۱۹۷۳ء | نمبر ۸۸

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۰ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

محترم سیّد داؤد احمد صاحب کی تشویشناک علالت

احباب خاص توجہ اور درد کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں

ربوہ - ۲۰ اپریل - کل بخار کی وجہ سے محترم سید داؤد احمد صاحب کی بیماری بہت تشویشناک حالت اختیار کر گئی تھی لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ دل کی کیفیت بھی بہتر ہے لیکن گردوں کا عمل ابھی تک بہت غیر تسلی بخش اور باعث تشویش ہے۔ احباب جماعت نہایت درد و الحاح سے مکمل صحت اور لمبی عمر کیلئے دُعا فرمائیں

مکرم مرزا رفیع دین صاحب گلے میں کینسر کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ بول بھی نہیں سکتے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت عطاء فرمائے۔

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

(از مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے ناظر بیت المال (آمد)):

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۱۴ شہادت ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۷۲ء) میں جماعت کے عہدیداران کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"عہدیداران کی اکثریت ایسی ہے جو علاوہ دوسری قربانیوں کے اوقات کی قربانی بھی دے رہے ہیں۔ لیکن بعض جگہیں ایسی بھی نظر آتی ہیں جہاں باوجود اس کے کہ جماعت کے افراد ہر قسم کی قربانی (بشمول اموال کی قربانی) دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر عہدیداروں کی سستی کی وجہ سے نتیجہ ٹھیک نہیں نکلتا۔ جہاں بھی ایسے عہدیدار ہیں جو اپنی کمزوری کی وجہ سے یعنی ایمان کی کمزوری کی وجہ سے یا نااہلیت کی وجہ سے یا احساس ذمہ داری کے فقدان کے نتیجے میں سستی دکھاتے ہیں ان کا بہر حال کوئی حق نہیں کہ وہ عہدیدار رہیں۔ ان کو بدلنا پڑے گا!"

(الفضل ۲۷ ہجرت)

عہدیداران سے گذارش ہے کہ لازمی چندہ جات کی وصولی کے لئے رات دن ایک کر دیں۔

اب جبکہ اپریل بھی نصف سے زیادہ گزر چکا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال قریب الاختتام ہے۔ اس وقت تک صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کی وصولی میں بہت کمی ہے۔ اس لئے زیادہ توجہ۔ زیادہ محنت، زیادہ تدبیر، زیادہ کوشش اور زیادہ دعاؤں کے ساتھ لازمی چندہ جات کی وصولی کے لئے جد و جہد کی ضرورت ہے۔ تا نظام سلسلہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ سلسلے کے کاموں میں اور زیادہ برکت، وسعت اور استحکام پیدا ہوتا چلا جائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں اسلام جلد غالب آجائے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی محبت جلد دلوں میں قائم ہو جائے۔ اور ساری دنیا جلد خدائے واحد کے آگے جھک جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جس قدر کوئی خدمت کرتا ہے، اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے۔ ..... اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم)

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اشاعت قرآن مجید کیلئے ایک لاکھ روپے کا عطیہ

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کی طرف سے ایک لاکھ روپے کا گرانقدر عطیہ اشاعت قرآن مجید کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ رقم جدید پریس کی تعمیر میں لگانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس پریس میں قیامت تک انشاء اللہ قرآن مجید چھپتا رہے گا۔ اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو ثواب ملتا رہے گا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین

ابو المنیر نور الحق سیکرٹری نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز لمیٹڈ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع امسال ۲-۳-۴ نبوت ۱۳۵۲ ہش / ۲-۳-۴ نومبر ۱۹۷۳ء کو (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر:- مسعود احمد۔ پرنٹر:- سید عبد الحی۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ ماہ شہادت ۱۳۵۲ہش

معرکۂ حق و باطل اور اس کا انجام

اللہ تعالیٰ کے مامور اُس وقت ہی دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں جب دنیا والے خدا تعالیٰ اور اس کے احکام سے یکسر غافل ہو کر اپنی زندگی کے اعلیٰ مقصد کو بکلّی بھلا بیٹھتے ہیں اور عاقبت سے بے پرواہ ہو کر ورلی زندگی اور اس کی آسائشوں کو ہی اپنا منتہائے مقصود بنا لیتے ہیں۔ ان کے نزدیک زمین و آسمان کی پیدائش اور کائنات کے اس محکم و ابلغ نظام کا مقصد لہو و لعب اور کھیل کود سے زیادہ اور کچھ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ دنیا کمانے اور عیش و عشرت کے سامان فراہم کرنے میں ہی منہمک رہتے ہیں انہیں خدا تعالیٰ بھولے سے بھی یاد نہیں آتا۔ اس طرح وہ اپنی بد اعمالیوں اور کرتوتوں کی وجہ سے کشاں کشاں تباہی کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ تباہی کے امکانات اور بڑھتے ہوئے آثار کو دیکھ کر وہ سمجھ یہ رہے ہوتے ہیں کہ یہ ورلی زندگی اور پوری کی پوری کائنات اسی طرح ختم ہو جائے گی جس طرح کوئی کھیل تماشہ وقتی طور پر تفریح کا سامان مہیا کر کے ختم ہو جاتا ہے۔ الغرض حق اُس وقت بالکل معدوم ہو جاتا ہے اور ہر طرف باطل ہی باطل چھایا ہوا ہوتا ہے۔

گمراہی و ضلالت اور گہری تاریکی و ظلمت کے ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اپنے ایک مامور کو مبعوث کر کے حق کو دنیا میں دوبارہ قائم کرتا ہے۔ اُس کی بعثت کے ساتھ حق و باطل کی آویزش شروع ہو جاتی ہے۔ دنیا والے نہ صرف یہ کہ حق کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے بلکہ اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر اسے مٹانے کے درپے ہو جاتے ہیں آرام و آسائش اور عیش و عشرت کی زندگی کو ترک کرنا انہیں موت سے بھی بدتر معلوم ہوتا ہے اس لئے وہ تاریکی کے فرزند خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے نور کو بجھانے ہی کو اپنا منتہائے مقصود بنا لیتے ہیں۔ حق و باطل کی یہ آویزش اس طرح چلتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ آخری فیصلہ کی گھڑی آ پہنچتی ہے۔ باطل کا سر کچل دیا جاتا ہے اور حق غالب آجاتا ہے اور دنیا حق پرستوں کے ہر آن یادِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہنے کے نتیجہ میں بالآخر اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھتی ہے۔ دنیا پرستوں کی اللہ تعالیٰ سے دُوری، حق و باطل کی اس آویزش اور بالآخر حق کے غالب آنے سے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی اس سنت کا قرآن مجید میں ذکر کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ دنیا پرستوں اور حق کے دشمنوں کی نفسیات کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝ (انبیاء آیات ۱۷ تا ۲۱)

اور ہم نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے محض کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔ اگر ہمیں کوئی ایسا دل بہلاوا ہی تجویز کرنا ہوتا تو اس کو اپنے پاس سے خود تجویز کرتے۔ ہم ایسا کرنے والے نہ تھے۔ بلکہ ہم تو حق کو باطل پر اُٹھا مارتے ہیں اور وہ اس کا سر کچل کر رکھ دیتا ہے اور وہ فوراً ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور تم پر تمہاری باتوں کی وجہ سے افسوس ہے۔ اور جو وجود بھی آسمان میں ہیں اور زمین میں ہیں سب اسی کے ہیں۔ اور جو اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے سرتابی نہیں کرتے اور نہ عبادت کرنے سے تھکتے ہیں۔ وہ رات کو بھی اور دن کو بھی تسبیح کرتے ہیں اور وہ اس سے رُکتے نہیں۔

آج اگر دنیا اور بالخصوص ترقی یافتہ مغربی اقوام کے حالات پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت منکشف ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ دنیا کی غالب اکثریت خدا تعالیٰ سے برگشتہ ہونے کے بعد مادہ پرستی میں اس درجہ مستغرق ہو گئی ہے کہ اسے خدا تعالیٰ اور عاقبت کی جوابدہی کا بھولے سے بھی خیال نہیں آتا۔ اس کے نزدیک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور کائنات کے محکم و ابلغ نظام کی لہو و لعب اور دل بہلاوے سے زیادہ اور کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وہ اپنی تمام ہمت اور طاقت سے دنیا پر ہی جھکے ہوئے ہیں اور دنیا سے پیار کرنے اور عیش و آرام کے دنیوی سامان فراہم کرنے میں ہی منہمک ہیں۔ اس خاطر انہوں نے دنیا کا امن برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ ان کی اس بے دینی اور عیش کوشی کے نتیجہ میں ہلاکت کے ایسے ایسے سامان ایجاد ہو چکے ہیں کہ یہ کرۂ ارض آنِ واحد میں کالعدم ہو سکتا ہے۔

ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ باطل کے اس ہمہ گیر غلبہ کے زمانہ میں اسلام کو از سرِ نو دنیا میں غالب کرنے کے لئے اپنا کوئی مامور مبعوث فرماتا تاکہ یہ دنیا تباہی سے محفوظ ہوتی اور اس دنیا میں بسنے والے حق و صداقت کے راستہ پر از سرِ نو گامزن ہوتے۔ چنانچہ اُس نے اپنے وعدہ کے عین مطابق خاتم النبیین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا آپ کی بعثت کے وقت سے ہی دنیا میں حق و باطل کی آویزش کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ ایک طرف ادیانِ باطلہ اور عالم بے دینی اور مادہ پرستی کی رَو ہے اور دوسری طرف اسلام۔ جملہ ادیانِ باطلہ اور مادہ پرست اقوام اسلام کو دنیا سے مٹانے کی سر توڑ کوشش کر رہی ہیں بایں ہمہ غیر سرزمینوں اور غیر اقوام میں اسلام کے پھیلنے اور غالب آنے کی راہ برابر ہموار ہو رہی ہے۔ حق اور باطل کی یہ آویزش اس طرح چلتی چلی جائے گی یہاں تک کہ "بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ" کا ایمان افروز و پُرکیف نظارہ دُنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی اور خدا تعالیٰ دُنیا پر ایک دفعہ پھر یہ آشکار کر دکھائے گا وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ۔ اُس وقت یہ کرۂ ارض ایسے ہی وجودوں سے ایک دفعہ پھر آباد نظر آنے لگے گا جو اپنے دینی ذوق و شوق اور تعلق باللہ کی وجہ سے وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ کے مصداق ہوں گے۔

ایسا ہو گا اور ہو کر رہے گا اس لئے کہ یہ اُس خدا کا فیصلہ ہے جس نے اس زمین و آسمان کو محض کھیل تماشے کے طور پر نہیں بلکہ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت ایک عظیم الشان مقصد کے پیش نظر بنایا ہے اور وہ مقصد یہی ہے کہ ان میں بسنے والے اپنے ربّ کی عبادت سے سرتابی نہ کریں اور نہ عبادت کرنے سے کبھی تھکیں دن رات تسبیح و تحمید میں مصروف رہیں اور اس سے کبھی غافل نہ ہوں۔ اس آنے والے انقلاب کی بشارت دیتے ہوئے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

(۱) "یہ لوگ یاد رکھیں کہ ان کی عداوت سے اسلام کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے مگر اسلام کا نور دن بدن ترقی کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دُنیا میں پھیلاوے۔"
(تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۹۲)

(۲) "دُنیا میں ایک ہی مذہب (اسلام) ہو گا اور ایک ہی پیشوا (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم)۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۷)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بیسویں سالانہ تربیتی کلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بیسویں سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ایوانِ محمود ربوہ میں مورخہ ۱۸ ہجرت (مئی) تا یکم احسان (جون) ۱۳۵۲ہش / ۱۹۷۳ء کو منعقد ہوگی۔

ہر مقامی مجلس کا فرض ہے کہ وہ اس کلاس میں اپنا کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوائے بالخصوص ان خدام کو جو میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اور کلاس کے انعقاد سے قبل فارغ ہو چکے ہوں گے۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوانے کی کوشش کی جائے۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کی پیدائش کا مقصد

مکرم ملک رفیق احمد صاحب تحصیلی مربی سلسلہ احمدیہ

مختلف طبائع نے اپنی کوتاہ فہمی کی وجہ سے اپنے طور پر اپنی پیدائش کے مختلف اغراض و مقاصد ٹھہرائے ہیں لیکن انسان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے طور پر اور اپنی عقل و فکر کے مطابق اپنی پیدائش کا کوئی مقصد قرار دے اپنی پیدائش کا مقصد معلوم کرنے کے لئے اسے خدا تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہیئے جس نے اسے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت اسے عمدہ اور اعلیٰ قویٰ عطا کئے کیونکہ اس نے ہماری زندگی کا ایک مقصد ٹھہرا رکھا ہے اس کے بتائے بغیر ہم اس مقصد پیدائش کا علم حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہمیں اسی کے حضور یہ عرض کرنا ہوگا۔ کہ اے خدا تو ہی بتا کہ تو نے ہم انسانوں کو کس لئے پیدا کیا ہے کیا ہماری زندگی کا یہ مقصد ہے کہ کھائیں پئیں دنیوی نعماء سے متمتع ہوں اور جب تھک جاویں تو سو لیں اور جب آرام کے نتیجہ میں تھکاوٹ دور ہو جائے تو ہم دوبارہ کھانے پینے کا سامان اکٹھا کرنے میں لگ جائیں اور اس طرح اپنی زندگی کے دن پورے کریں اگر ہم اپنی پیدائش کا اتنا ہی مقصد سمجھتے ہیں تو پھر یہ تو انسان کا مقصد نہیں ہے کیونکہ یہ مقصد تو دوسری مخلوق بھی پورا کر رہی ہے پھر انسان کو عقل اور فکر اور سمجھ اور دوسرے نعماء دے کر الگ امتیازی حیثیت کیوں دی گئی ہے۔ جب انسان اور دوسری مخلوق میں [illegible] فرق ہے تو انسان کی پیدائش کی غرض اور دوسری مخلوق کی پیدائش کی غرض میں بھی نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے کلام پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ان الفاظ میں اپنی پیدائش کی غرض کی تفصیل ملتی ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ -

سورۃ ذاریات آیت ۵۷

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

گویا پیدا کرنے والے نے ہمیں بتایا ہے کہ میری عبادت کرو اور میری فرمانبرداری کرو یہی تمہاری زندگی کا مقصد ہے اگر تم اپنی زندگی کے اس مقصد کو پورا کرو گے تو تمہاری پیدائش کا مقصد پورا ہو جائیگا لیکن اگر تم اس اصل غرض کو بھول گئے اور ایسے کاموں میں مصروف ہو گئے جن سے تم پر غفلت چھا گئی تو تم میرے قریب پہنچنے کی بجائے اپنے دشمن (شیطان) کے قریب چلے جاؤ گے اور یاد رکھو اس کی پیروی تمہیں گھاٹے میں ڈالے گی اور تم مجھے ناراض کرنے والے ہو گے۔

غرض خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا انسان کی زندگی کا اصل مدعا ہے اور یہ عظیم مدعا انسان کا اس لئے ہے کہ اس میں کئی بنیادی خوبیاں ہیں۔ جو اس کو دوسری مخلوق سے ممتاز اور نمایاں کرتی ہیں (۱) اول یہ کہ وہ اپنے نفس پر ظلم کر سکتا ہے وہ جب کسی بات کے لئے فیصلہ کر لیتا ہے تو اس مقصد کے لئے تکالیف اور مصائب کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ مردانہ وار تمام روکاوٹوں کو دور کرتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا جاتا ہے اس کا عزم مصمم اس میں قوت ہمت اور شجاعت پیدا کر دیتا ہے وہ مصائب کے پہاڑوں سے ٹکرا جاتا ہے لیکن اپنے مقصد کے لئے بڑھتا ہی جاتا ہے (۲) انسان کے اندر یہ صفت اور خوبی پائی جاتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اس قدر بڑھ سکتا ہے کہ غیر اللہ کی محبت کو بالکل بھول جاتا ہے یہ ایک طاقت ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان کو ودیعت کی ہوئی ہے۔ اگر انسان ہمت جرأت اور صبر و استقلال سے کام لے کر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو آخر اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت ہی رہ جاتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ اور غیر اللہ کی محبت کلی طور پر مٹ جاتی ہے

غرض انسانی پیدائش کی علت غائی یعنی پیدائش کی غرض خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کر لینا، اس کا وصال ہو جانا اور اسی کے لئے ہو جانا ہے اور اس کے حصول کیلئے ہمیں بہت طاقتیں خدا تعالیٰ نے دی ہوئی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کریں کس طریق سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں اور کون سا صراط مستقیم ہے جو ہمیں جلد ہمارے پیارے رب کے پاس ۔ ۔ ۔ پہنچا سکتا ہے۔

(۱) سب سے اول اور بنیادی حیثیت کا حامل ہمارا ایمان اور یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے اور وہ ہمارا رب ہے کیونکہ اگر انسان کو یقین ہو کہ خدا تعالیٰ ہے اور اسی نے مجھ کو میرے بزرگوں اور زمین و آسمان اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ ان سب کو پیدا کیا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکے گا۔ اور اس کے قریب پہنچنے کی کوشش کرے گا لیکن اگر اسے یقین ہی نہ ہو کہ میرا ایک رب ہے تو وہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی پرستش کیلئے تیار ہو گا۔ ہمارا رب اللہ وہ ہستی ہے جو اپنا ثبوت خود دیتا ہے وہ بولتا ہے وہ سنتا ہے اور اپنی مرضی کا اظہار کرتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زائد پیغمبر اس کی موجودگی کی گواہی دے چکے ہیں۔ زمین و آسمان اور ان کے عجائبات اس کی ہستی کے گواہ ہیں۔ جنگل میں اگر مینگنیاں دیکھی جائیں تو اس سے ہر ایک سمجھ جاتا ہے کہ کوئی اونٹ یہاں سے گزرا ہے تو زمین و آسمان اور اس کا یہ عظیم الشان منظم نظام ان کے پیدا کرنے والے کا پتہ کیوں نہیں دیتا

(۲) خدا تعالیٰ کی صفات اور اس کے حسن و جمال کے متعلق علم ہونے کے نتیجہ میں انسان اس قابل ہوتا ہے کہ انسان اپنی پیدائش کی غرض کو سمجھے مثلاً خدا تعالیٰ ایک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں اور دوسری مخلوق اس کی محتاج ہے نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا۔ ہے۔ ان صفات کو قرآن کریم کی اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ
يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

(سورۃ اخلاص)

تو دوسرے لوگوں سے کہنا چاہا کہ اصل بات یہ ہے کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اللہ وہ ہستی ہے جس کے سب محتاج ہیں (اور وہ کسی کا محتاج نہیں) نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے اور (اس کی صفات میں) اس کا کوئی شریک کار نہیں۔

اب اگر انسان کو یہ علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بنائے گا نہ اس کی ذات میں اور نہ اس کی صفات میں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا وہ ظلم عظیم ہے جو انسان کو خسارہ کی طرف لے جاتا ہے۔ پھر اگر ہمیں اس بات کا علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے وہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ ہم خود اس کے محتاج ہیں ہماری عبادتوں اور قربانیوں کی اس کو ضرورت نہیں بلکہ یہ سب کچھ صرف ہمارے لئے ہے۔ تو ہم عبادات اور قربانیوں کو دلی خوشی سے سر انجام دینے لگیں گے نہ یہ کہ ان کو بار سمجھ کر ان سے کنارہ کشی اختیار کریں گے اور جب ہم نے سمجھ لیا کہ یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم اپنے رب کو خوش کر کے اس کے مقربین میں شامل ہو سکتے ہیں تو ہم تیزی سے خدا تعالیٰ کی طرف چلنے والے ہوں گے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی دوسری صفات ہیں کہ وہ ہماری پکار کو سنتا ہے ہم اس کی طرف جھکیں تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے وہ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے وہ اپنے محبوب بندوں سے باتیں کرتا اور ان کو خوشخبری سناتا ہے غرض خدا تعالیٰ کے حسن و جمال اور صفات کا علم ہو جانے کے بعد انسان شوق اور جذبہ سے اس کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
لَا تُحْصُوْهَا -

(سورۃ ابراہیم آیت ۳۵)

اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو تم ان کو شمار نہ کر سکو گے

خدا تعالیٰ کے ہم پر بہت احسانات ہیں جو جا رہے ہیں۔ ہماری زندگی بھی اسی کا احسان ہے اس نے ہمیں آنکھیں دیں اور سورج پیدا کیا تا روشنی ہو اور ہم دیکھنے کے قابل ہو سکیں اس نے کان دئے اور ہوا پیدا کر دی تا ہم ایک دوسرے کی آواز سننے کے قابل ہو سکیں انسان کو پانی اور ہوا کی ضرورت تھی پانی اور ہوا وافر طور پر ہمارے لئے پیدا کر دئے پھر یہ چیزیں ہماری پیدائش سے قبل پیدا کیں۔ سورج کی پیدائش زمین و آسمان اور ہوا کا پیدا ہونا یہ ہماری محنت کا ثمرہ تو نہیں ہے بلکہ یہ محض اس کا احسان ہے پھر اس نے ہماری پیدائش کے پہلے دن ہماری ماں کی چھاتیوں میں ہمارے لئے دودھ پیدا کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کے دل میں شدید محبت پیدا کی۔
یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان تھا کہ اس نے ایسا کیا اور ہر آن جو ہم سانس لیتے ہیں وہ بھی اسی کے فضل سے لے رہے ہیں تو کیا وہ آقا جس کے اس قدر ہم پر احسانات ہیں کہ ہم ان کو شمار ہی نہیں کر سکتے تو کیا ہمیں اس کے در پر سے ہٹ جانا چاہیئے نہیں - بلکہ دھرنا مار کر بیٹھ جانا چاہیئے کیونکہ جس طرح پہلے سب نعمتیں وہاں سے ملی ہیں - اب بھی سب کچھ وہیں سے ہی ملے گا۔

۴۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ تم مجھ سے مانگو اور دعا کرو - میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم بھی میری باتوں کو مانو - سو ہمیں اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل کرنا چاہیئے اور اس سے اس کی محبت کے حاصل کرنے کے لئے مدد مانگنی چاہیئے کہ اے خدا تعالیٰ تو ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے بندے بن جائیں اور ہم اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل کر لیں۔

۵۔ مجاہدہ ترقیات کی بنیاد ہے جتنی محنت کی جائے گی اتنی ہی کامیابی اور ترقی ہو گی پس جو لوگ خدا تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لئے اس کے راستہ میں مجاہدہ کرتے ہیں وہ آخر خدا تعالیٰ کو پا لیتے ہیں اس راہ میں مال اور جان دونوں سے جہاد کرنے کی ضرورت پڑتی ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے خواہ وہ جسمانی طاقتیں ہیں یا ہمارے اموال ہیں سب کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کے احکام کے ماتحت خرچ کیا جائے۔

۶۔ مجاہدہ کے وقت بے شمار تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن انسان پر لازم ہے کہ اس راستہ میں مایوسی کا شکار نہ ہو اور کبھی بھی کم ہمتی کا مظاہرہ نہ کرے۔ استقامت اور استقلال سے کام لے کیونکہ استقامت کے نتیجہ میں ہی انسان انعامات کا مستحق بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا
اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ
اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا
وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ
کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۔
نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی
الْاٰخِرَةِ ۔

(سورۃ حٰمٓ السجدہ آیت ۳۱، ۳۲، ۳۳)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے اُن پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا - ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔

استقامت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے جو اسے اطمینان دلاتے ہیں اسے جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا دنیا اور آخرت دونوں جگہ اس کا دوست اور مددگار بن جاتا ہے۔

۷۔ ان سب باتوں کے ساتھ ایک ضروری بات جو اس راہ پر چلنے والوں کے لئے بہت ہی مفید ہے وہ کامل نمونوں کو دیکھنا اور ان کی صحبت میں رہنا ہے یعنی صحبت صالحین جو بہت ہی مفید اور ازدیادِ ایمان کا باعث ہے قرآن کریم میں اس کے متعلق تاکید ہے کہ

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ
(سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹)

کہ کامل لوگوں (صادقین) کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے۔

۸۔ جب انسان مجاہدہ اور استقامت سے کام لیتا ہے اور اس کے پیاروں کے پاس بیٹھکر اللہ تعالیٰ کے پیار کی باتیں سنتا ہے اور اس راہ میں اپنے مجاہدہ کو پوری ہمت سے جاری رکھتا ہے اور اپنے پاؤں میں لغزش نہیں آنے دیتا تو اللہ تعالیٰ پاک خوابوں اور اپنے پاک کلام کے ذریعہ اس پر اپنے انعامات نازل کرتا ہے جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ اپنے پیار کا اظہار کرتا ہے - ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد صاحب کھوکھر قائد مجلس خدام الاحمدیہ نمگرڈی کو فیکٹری میں کام کرتے ہوئے سخت چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے پانچ یوم سے صاحب فراش ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال نمگرڈی)

مکرم وکیل المال اوّل صاحب تحریک جدید کا دورہ

مکرم سید سعید احمد صاحب نائب ناظم انصار اللہ ضلع شیخوپورہ

مکرم محترم وکیل المال صاحب اوّل تحریک جدید نے خاکسار کی دعوت پر موضع کرمپورہ وار برٹن اور کوٹ دیا لداس میں تحریک جدید کے زیر انتظام تبلیغ اسلام کے مناظر کو بذریعہ تصاویر دکھلانے کے لئے تشریف لائے۔ حسب پروگرام یکم مارچ کو بعد نماز مغرب و عشاء موضع کرمپورہ میں تبلیغ اسلام کے مناظر دکھائے گئے۔ بعد ازاں واربرٹن شہر میں خاکسار کی دوکان پر یہ مناظر دکھلائے گئے اس جگہ معززین شہر جن کی تعداد ۵۰ کے قریب تھی موجود تھے ان میں نیشنل بنک اور مسلم کمرشل بنک کا عملہ ٹاؤن کمیٹی اور مارکیٹ کمیٹی کے عہدیدار - مقامی کیمسٹ اور میڈیکل پریکٹیشنر صاحبان ہائی سکول کے آٹھ اساتذہ کرام اور پیپلز پارٹی کے عہدیدار شامل تھے - ان تصاویر کو دیکھتے وقت بعض دوست سبحان اللہ اور الحمد للہ بھی کہہ رہے تھے - انتہائی خاموشی اور محبت سے تصاویر کو دیکھ رہے تھے اکثر کا تاثر یہ تھا کہ تبلیغ اسلام کا فریضہ جو ہم سب پر فرض ہے اس کی ادائیگی احمدی جماعت کر رہی ہے اور پوری خاموشی سے یہ کام انجام ہو رہا ہے۔ چند ایک دوستوں نے ان مناظر کو دیکھنے کے بعد دوبارہ دیکھنے کی بھی خواہش ظاہر کی۔

پروگرام کے مطابق ۲ مارچ کو بذریعہ ٹرین کوٹ دیا لداس گئے خطبہ جمعہ میں محترم وکیل المال صاحب اوّل نے تحریک جدید کی اہمیت پر بہت ہی دلنشین پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

اس گاؤں میں بجلی نہیں تھی ساتھ والے ٹیوب ویل سے بجلی لائی جاتی ہے جو کہ تین دن سے بوجہ بجلی کی بندش کے بند تھا - جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نماز جمعہ سے قبل ہی چلا دیا - جس پر تمام دوستوں کو از حد خوشی ہوئی - اس جگہ مقامی جماعت کے علاوہ چک ۵۵۹ - چک ۵۶۳ - چک ۵۶۵ کی جماعتوں کے احمدی دوست اور ارد گرد کے دیہات کے غیر از جماعت نیز ایک دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد پروگرام شروع کیا گیا - پروگرام کے وقت تقریباً ۱۵۰ افراد موجود تھے - ہر طرف خاموشی تھی اور تمام دوستوں نے ان تبلیغ اسلام کے مناظر کو انتہائی دلچسپی سے دیکھا۔

ایک غیر از جماعت دوست ان مناظر سے متاثر ہو کر کہنے لگا - ہمیں آج ان تصاویر کو دیکھکر احمدیوں کے کاموں کا پتہ لگا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بہتر نتائج مرتب کرے۔

ناصرات الاحمدیہ کی عہدیداران متوجہ ہوں

پاکستان میں ناصرات الاحمدیہ کی ۱۳۲ شاخیں ہیں لیکن ہماری پہلی سہ ماہی اکتوبر تا دسمبر ۷۲ء میں صرف ۱۳ جماعتوں سے ناصرات کا چندہ ممبری مرکز کو موصول ہوا۔ دوسری سہ ماہی میں بھی بہت کم جماعتوں سے چندہ آیا ہے جو کہ بہت افسوس ناک امر ہے اس رفتار سے نہ صرف یہ کہ سال کے آخر میں بجٹ پورا نہیں ہوگا بلکہ اجتماع سالانہ پر نادہندہ جماعتوں کی ناصرات کی پوزیشن میں بھی فرق پڑے گا - ناصرات کی نگرانوں کے علاوہ ہر لجنہ کی صدر صاحبہ ضرور دیکھا کریں کہ لجنہ کے چندہ کے ساتھ ناصرات کا چندہ مرکز کو جا رہا ہے یا نہیں۔ بچیوں میں مالی قربانی کا جذبہ پیدا کریں تا کہ آئندہ ممبرات لجنہ ہو کر وہ ہر قسم کے چندے خوشی اور باقاعدگی سے ادا کریں پہلی سہ ماہی میں چندہ ممبری ناصرات دینے والی جماعتوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

ربوہ - چنیوٹ - لائلپور - ٹوبہ ٹیک سنگھ - چک ۳۳ شمالی ۸ - ایم بی - گوجرانوالہ - ۳۹۳ 19A/1-R محمود آباد - ننگٹ اوچھے - حسن پور ۱۲۱ ب - موگمہ - سرگودھا - میانی - خوشاب - مانگٹ اونچے - لوہیریوالہ ضلع قندوالہ - ساہیوال - اوکاڑہ - چک ۳۰ R.L شیخوپورہ - جہلم - لاہور - شاہدرہ - اسلام آباد - واہ کینٹ - گوجرخان - پشاور - نوشہرہ - ڈیرہ غازی خان - خانپور - سانگھڑ - ٹو - نبی سر روڈ - ۴۴ فورٹ عباس ۵ - اوڈاں والا - نورنگر فارم - محمود آباد اسٹیٹ - حیدرآباد - نصرت آباد اسٹیٹ - کراچی - ایبٹ آباد - ڈھیر کے کلاں ضلع گجرات - (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا
(۱)

مسل نمبر ۲۱۰۹۵ میں عبدالرزاق احمد ولد سلمان صاحب قوم ارائیں پیشہ تدریس عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بو (ہ ۱۵۳) بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۴/ لیون ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبدالرزاق ولد سلمان صاحب بو۔ ۵۔ سیرالیون

گواہ شد: منیر احمد سیکنڈری سکول بو۔ سیرالیون

گواہ شد: بشیر احمد خالد احمدیہ سیکنڈری سکول سیرالیون

مسل نمبر ۲۱۰۹۶ میں نصیر احمد ولد محمد علی صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۰۰/ سیڈیز ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: نصیر احمد سیکنڈری سکول ہیڈ ماسٹر اساچیر پوسٹ بکس نمبر ۱۱ اکرافو براستہ سالٹ پانڈ غانا۔

گواہ شد: عطاء اللہ کلیم پوسٹ بکس نمبر ۳۹ سالٹ پانڈ غانا۔

گواہ شد: میر عبدالرشید تبسم مبلغ سلسلہ احمدیہ ٹیچی مان غانا۔

مسل نمبر ۲۱۰۹۷ میں نعیم احمد ولد چوہدری عبدالعزیز صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: نعیم احمد ولد چوہدری عبدالعزیز ساکن علی پور ڈاک خانہ خاص ضلع مظفر گڑھ۔

گواہ شد: اقبال احمد شاہد مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ۔

گواہ شد: نور محمد ساکن علی پور ڈاک خانہ خاص ضلع مظفر گڑھ۔

مسل نمبر ۲۱۰۹۸ میں ہاجرہ بیگم بنت رفیع محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

(۱) نقد مبلغ ۲۰۰۰/ روپے

(۲) زیورات وزنی ۲ تولے قیمت ۶۰۰/ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ہاجرہ بیگم بنت رفیع محمد صاحب محلہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: محمد اکبر خان محلہ دارالرحمت شرقی الف مکان نمبر ۱۷/۲۴ ب ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: راجہ عبدالوہاب کارکن دارالضیافت ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۱۰۹۹ میں عبداللطیف ولد نقر محمد صاحب قوم کمبوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۶۵ء از ساکن ابوظہبی العین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت [illegible] دینار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبداللطیف ساکن ابوظہبی العین بکس نمبر ۱۴۱۰

گواہ شد: نسیم محمود باجوہ سیکرٹری مال ابوظہبی پوسٹ بکس

گواہ شد: محمد حنیف ولد محمد لطیف صاحب ابوظہبی۔

مسل نمبر ۲۱۱۰۰ میں محمودہ سرور بنت قریشی عبدالرحمن صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: محمودہ سرور مکان نمبر ۲/۲ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: نورالحق تنویر سیکرٹری اصلاح وارشاد محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: نسیم احمد مکان نمبر ۲/۱ دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۱۱۰۱ میں ڈاکٹر انوار احمد ولد شمس الدین خان قوم پٹھان یوسف زئی پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹوپی ضلع مردان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۶۰/ پونڈ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: انوار احمد ولد شمس الدین خان صاحب ساکن ٹوپی ڈاک خانہ خاص ضلع مردان صوبہ سرحد۔

گواہ شد: ڈاکٹر سعید احمد ولد میاں فیروز دین صاحب گیمبیا مغربی افریقہ۔

گواہ شد: داؤد احمد حنیف ولد چوہدری سعید احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ افریقہ۔

مسل نمبر ۲۱۱۰۳ میں مس اقبال ملک بنت ملک محمد نذیر صاحب قوم اعوان پیشہ [illegible] عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن منگوڑیں ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) انگوٹھی وزنی ۳ ماشے قیمت ۶۰/ روپے

(۲) ریسٹ واچ قیمت ۸۰/ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۵/ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مس اقبال ملک ساکن منگوڑیں ڈاکخانہ صالو آلی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: بشارت الرحمن ناظر تعلیم۔

گواہ شد: مسعود احمد خالد ایم۔ اے ساکن منگوڑیں ڈاکخانہ صالو آلی ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۱۱۰۲ میں عبدالحمید ولد چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۴۷۱/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبدالحمید معرفت لون پاکستان لمیٹڈ ڈاکخانہ بھلوال ضلع سرگودھا

گواہ شد: ڈاکٹر عبدالرشید صدر جماعت احمدیہ بھلوال ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: محمد مقبول ایس۔ ڈی۔ او ۶۶۔ کے۔ وی۔ گرڈ اسٹیشن بھلوال ضلع سرگودھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عوامی سواری — سائیکل

طبّی نقطۂ نگاہ سے اس کے فوائد

مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب ایم بی بی ایس ربوہ

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عقل و فہم سے انسان نے نئی نئی سواریاں ایجاد کر لی ہیں جن سے نہ صرف فاصلہ کم سے کم وقت میں طے ہو سکتا ہے بلکہ سفر کی کوفت بھی کم محسوس ہوتی ہے ان سواریوں کی موجودگی میں انسان قدرتی طور پر سہل پسند بن گیا ہے اس پر زندگی اتنی مصروف ہو گئی ہے کہ بدن کو چست رکھنے کے لئے ورزش جو نہایت ضروری ہے اس کے لئے بھی وقت نکالنا مشکل ہو گیا ہے۔

ہمارا ملک غریب ہے اور ملک کی اکثریت غرباء یا متوسط طبقہ پر مشتمل ہے لوگ گراں قیمت سواریوں کی خرید کے متحمل نہیں ہیں اس طبقہ کے لئے سائیکل بڑی مفید اور ارزاں سواری ہے یہ نہ صرف سب سواریوں میں سے سستی ہے بلکہ اس کی دیکھ بھال پر اخراجات بھی نسبتاً بہت کم آتے ہیں۔ ملکی صنعت ہے اس لئے ملک کے قیمتی زرمبادلہ کی بچت بھی ہوتی ہے نہ پٹرول کا خرچ نہ چارے کا۔ لہذا ان چیزوں کی مہنگائی بجٹ پر اثر انداز نہیں ہوتی

بڑے بڑے شہروں میں پارکنگ کی مشکل درپیش ہے۔ اور یہ دن بدن ایک پیچیدہ مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ مگر سائیکل مالکان کے لئے کوئی مشکل نہیں کیونکہ اس کے رکھنے کے لئے بہت کم جگہ کی ضرورت ہوتی ہے جہاں دوسری سواریوں کو لے جانا مشکل ہوتا ہے وہاں سائیکل کو لے جایا جا سکتا ہے اس لحاظ سے اسے تمام سواریوں پر فضیلت حاصل ہے بے شک گھوڑا بھی اعلیٰ درجہ کی سواری ہے اور گھوڑا ہر جگہ پہنچ سکتا ہے لیکن خرچ اور دیکھ بھال کے لحاظ سے سائیکل بہتر ہے اس کے چلانے کے لئے کسی فنی مہارت کی ضرورت نہیں ہر شخص آسانی سے چلانا سیکھ سکتا ہے اور چلا سکتا ہے۔ پھر ڈرائیونگ لائسنس کی ضرورت نہیں اس کے ایکسیڈنٹ بھی بہت کم ہوتے ہیں اگر خدانخواستہ ہو بھی جائیں تو زیادہ شدید نہیں ہوتے اور شاذ ہی مہلک ثابت ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا فوائد کے علاوہ طبی لحاظ سے بھی سائیکل چلانا بہت مفید ہے۔ سائیکل چلانے سے جسم کے ہر حصہ کی اچھی خاصی ورزش ہو جاتی ہے بدن میں چستی آ جاتی ہے پسینہ آکر بدن کھل جاتا ہے پسینہ کے ذریعہ بدن سے کئی قسم کے زہریلے مادے جن کا اخراج صحت کے لئے ضروری ہوتا ہے نکل جاتے ہیں۔

سانس تیز چلتا ہے پھیپھڑے زیادہ کام کرتے ہیں باہر ہوا نسبتاً زیادہ صاف ہوتی ہے اور یہ صاف خون زیادہ مقدار میں جسم کا دورہ کرتا ہے اور طاقت پہنچاتا ہے سانس کے ذریعہ جو ہوا خارج ہوتی ہے۔ اس میں بھی کئی زہریلے مادے خارج ہوتے ہیں۔

دوران خون تیز ہو جاتا ہے صاف اور تازہ خون زیادہ مقدار میں جہاں تمام جسم کا دورہ کرتا ہے وہاں دل کو بھی تقویت پہنچاتا ہے اور صحت مند بناتا ہے اسی وجہ سے سائیکل چلانا دل کی بیماریوں کے بچاؤ کے لئے بہت مفید ہے یورپ میں تجربہ کر کے دیکھا گیا ہے کہ سائیکل چلانے والے نسبتاً بہت کم دل کے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔

موٹاپا موجودہ دور کا پریشان کن مرض ہے جو بالعموم بسیار خوری، کاہلی، سستی اور ورزش کے فقدان کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ سائیکل باقاعدگی سے چلانے والوں میں موٹاپا نسبتاً بہت کم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے ورزش ہو جاتی ہے۔ وزن کم کرنے کے لئے سائیکل چلانا ایک اچھی ورزش ہے۔

تبخیر معدہ جس کی آج کل عام شکایت ہے اسی طرح ہاضمہ کی دیگر خرابیاں، بھوک کی کمی وغیرہ کا ایک سبب ورزش کا نہ کرنا بھی ہے سائیکل چلانا ان تکالیف کے لئے بھی مفید ہے اس سے بھوک لگتی ہے غذا ہضم ہو کر جزو بدن بن جاتی ہے۔

ذیابیطس کے مریض بھی سائیکل چلا کر اپنے مرض کی شدت میں کمی کر سکتے ہیں مرض کی وجہ سے جسم کو طاقت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جسم میں موجود فاضل شکر استعمال ہو سکتی ہے اور افاقہ کی صورت پیدا ہو سکتی ہے نقصان بھی کم ہوتا ہے۔ اپنی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے اور بیماری سے بچے رہنے کے لئے چاہیئے کہ ہم سائیکل کا استعمال کریں ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق مندرجہ بالا فوائد سے بہرہ ور ہوں اور بوقت ضرورت سرعت کی سواری بھی موجود ہو جس سے فائدہ اٹھایا جا سکے

مختلف مقامات پر انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

جھنگ

۱۶ اپریل کو جامع مسجد جھنگ صدر میں انصار اللہ ضلع جھنگ کا سالانہ تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ پہلے اجلاس کی صدارت محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت نے اور دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم میاں محمد بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت جھنگ نے کی ہر دو اجلاسوں میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور امیر صاحب ضلع جھنگ کے علاوہ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی۔ محترم میاں ناصر علی صاحب۔ محترم حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم مکرم بشیر الدین احمد صاحب۔ اور چوہدری عبدالغفور صاحب اور چوہدری عبدالقیوم صاحب نے تقاریر اور قرآن کریم۔ احادیث نبوی۔ اور کتب حضرت مسیح موعود کے درسوں میں حصہ لیا۔ چوہدری سراج الدین صاحب نے مجلس کی تین ماہ کی کارگزاری کی رپورٹ پیش کی حاضری خدا کے فضل سے خوشکن تھی جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ (نامہ نگار)

گمرونڈی ضلع خیرپور

۶-۷ اپریل کو انصار اللہ کا اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مکرم ملک فضل الٰہی صاحب مربیان سلسلہ اور خاکسار نے قرآن کریم۔ احادیث نبویہ اور کتب حضرت مسیح موعود کے درس دیئے بعد ازاں احباب جماعت کی دینی تربیت کا جائزہ لیا گیا خاکسار نے اس سلسلہ میں نصف گھنٹہ تک احباب سے خطاب کیا اور تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

(قریشی عبدالرحمن ناظم اعلیٰ انصار اللہ صوبہ سندھ)

ضرورت ایک اکاؤنٹنٹ

ماڈرن سروس سٹیشن ایسو ڈیلرز بہاولپور کو ایک تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ تجربہ کم از کم تین سال کسی اچھی فرم کے حساب کتاب کا تجربہ ہو تنخواہ ۲۲۵ روپے سے ۳۰۰ روپے تک ماہوار۔ اپنی درخواستیں پاسپورٹ سائز فوٹو کے ساتھ ۵ مئی ۱۹۷۳ء تک مقامی صدر جماعت کی سفارش کے ساتھ ارسال فرمائیں یا خود درخواست کے بعد ملاقات فرمائیں۔ مینیجر ماڈرن سروس اسٹیشن چوک فوارہ بہاولپور فون ۳۶۲۱

اعلان

سندھ میں ایک درمیانہ درجہ کے فارم پر کام کرنے کے لئے ایک مخلص اور دیانتدار شخص کی ضرورت ہے جو کہ حساب کتاب رکھ سکتا ہو اور زمینداری کے کام سے واقفیت رکھتا ہو۔ ریٹائرڈ فوجی ہو تو بہتر ہے۔ درخواست اپنے امیر صاحب کی وساطت سے معرفت الفضل ارسال کریں ——— معاوضہ قابلیت کے مطابق دیا جائے گا۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بھائی عزیزم عبدالوہاب خان ایم اے ایکسٹینشن آفیسر سرگودھا کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود حضرت خدا بخش صاحب المعروف مومن جی مرحوم کا پوتا ہے نومولود کا نام عبدالجلیل تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

(امۃ الرحمن طیبہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴